

شیعہ مذہب
المعروف

حقائدِ حقیرہ

جلد اول

محقق اسلام - شیخ الحدیث علامہ
محمد سعدی رحمہ اللہ علیہ

مکتبہ نوارِ حسنیہ شیرازہ جامعہ سولہ شریعہ پال فوج لاہور

قَالَ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِمَامُ حُسَيْنٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ نَے فرمایا:

قَدْ خَذَلْتَنَا شِيعَتُنَا

تحقیق ہمارے شیعوں نے ہمیں ذلیل کر دیا

{ شیعوں کی معتبر کتاب مقتل ابی مخلفہ، ص ۳۳ }
{ تاریخ التوارخ حالات سید الشہداء، ص ۱۴۷ ج ۲ }

عُقَاةُ جَعْفَرِ بْنِ

(جلد اول)

باب اول | اللہ، انبیاء، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آئمہ اہل بیت کی شان میں شیعوں کی گستاخیاں

باب دوم | آئمہ اہل بیت کی شیعوں پر پھٹکار

باب سوم | بحث بنات رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

محقق اسلام شیخ الحدیث علامہ
رحمۃ اللہ علیہ
محمد بن علی نقشبندی

مکتبہ نوریہ حسینیہ • جامعہ رسولیہ شیرازیہ

بلال گنج • لامورہ • پاکستان فون 7227228

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ

نام کتاب ————— عقائد جعفریہ (جلد اول)

مصنف ————— محقق اسلام شیخ الحدیث علامہ محمد علی نقشبندی علیہ الرحمہ

بانی جامعہ رسولیہ شیرازیہ بلال گنج لاہور

کتابت ————— راجہ محمد صدیق کیلیا نوالہ شریف گوجرانوالہ

ہدیہ —————

نوٹ

کتاب ہذا عقائد جعفریہ میں ہم نے ہر موضوع پر اپنے دعویٰ کا اثبات و استدلال صرف اور صرف کتب شیعہ سے ہی کیا ہے جن چند مقامات پر سنی کتب سے استناد کیا گیا ہے وہاں کتب شیعہ سے اس کی مضبوط تائید بھی پیش کی گئی ہے اور یہی اس کتاب کا طرہ امتیاز ہے۔

مکتبہ نوریہ حسنیہ ۰ جامعہ رسولیہ شیرازیہ

بلال گنج لاہور ۰ پاکستان فون 7227228

نبوت پر سرفراز نہ ہو اور فرمایا یہ سئلہ اٹل ہے۔ اس میں شک لانے والا بھی لعنتی ہے۔

گستاخی نمبر ۱۴۱۰

ائمہ اہل بیت کی ولایت کو تمام انبیاء کرام پر پیش کیا گیا
جنہوں نے اس سے توقف کیا ان کو اللہ تعالیٰ نے عذاب
میں مبتلا کیا

انوار نعمانیہ:-

الثَّامِرُ مَا رَوَاهُ أَبُو حَمْرَةَ التَّمَامِيُّ قَالَ دَخَلَ
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَلَى زَيْنِ الْعَابِدِ بْنِ
لَدِيٍّ ابْنِ الْحُسَيْنِ أَنْتَ الَّذِي تَقُولُ إِنَّ
يُرْسَرُ ابْنَ مَرْثَانَهُمَا لَقِيَ لَابَنَهُ عُمَرَ عَلَيْهِ
وَلَايَةُ جَدِّي فَتَوَقَّفَ عِنْدَ رِجَالِهَا فَقَالَ سَلِ
تَعْلَمُ أَنَّكَ قَالَ فَأَيُّ رَجُلٍ أَيْتَهُ ذَلِكَ إِنْ
كُنْتُ مِنَ الْمُرَادِ فِيْنِ وَأَمْرٍ بِشَرِّ عَيْنِيهِ
يَعْدُرُ بِهِ وَعَيْنِي بِعَسَابَةِ دَمْعٍ أَمْرٍ بَعْدَ
سَاعَةٍ بِذُرِّهِ أَسْوَئُ مِنْ ذَا نَحْرٍ عَلَا شَارِكُ
تَحْرِقُ قَلْبُكَ أَمْرًا حَيْثُ فَتَالَ ابْنُ عُمَرَ
يَا سَيِّدِي دَعُوهُ فِي رَقَبَتِكَ اللَّهُ اللَّهُ فِي تَسْرِقِ شَرِّ

قَالَ يَا أَيُّهَا الْحَوْتُ قَالَ ذَا طَاعِمِ الْحَرْثُ رَأْسَهُ
 مِنَ الْبَحْرِ مِثْلَ الْجَبَلِ الدَّفْلِيُّ عِرْقُهُ رِزْلُ لَبِيدٍ
 كَتَبْتُكَ يَا وَلِيَّ اللَّهِ فَتَدَارَى مَرَأَتِي فَذَلِكَ أَتَى
 حَوْتَ يُؤَلِّسُ يَا سَيِّدِي إِنَّ اللَّهَ لَمْ يَبْعَثْ
 نَبِيًّا مِنْ أَدَمَ إِلَى أَنْ صَارَ جَدُّكَ مُحَمَّدٌ
 إِلَّا وَقَدْ عُرِضَ عَذِيْبٌ وَلَا يَسْتَرْوُ أَهْلُ
 الْبَيْتِ فَمَرَّ قَبْلَهَا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ تَخَلَّسَ
 وَمَرَّ تَرْقَتْ عَنْهَا وَتَمَّحَ فِي حُسْنِهَا لَيْتَ مَا لَبِثَ
 أَدَمُ مِنَ الْأَرْبَعِينَ وَمَا لَبِثَ دُرُوحُ قَمَرِ
 الْفَرَقِ وَمَا لَبِثَ إِبْرَاهِيمُ مِنَ الْمَنَارِ
 وَمَا لَبِثَ يُرْسُفُ مِنَ الْجَبْتِ وَمَا لَبِثَ
 أَيُّوبُ مِنَ الْبَرَاءَةِ وَمَا لَبِثَ دَاوُدُ مِنَ
 الْخَطْبَةِ إِلَى أَنْ بَعَثَ اللَّهُ يُوسُفَ فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ أَنْ يَأْتِيَ نِسْ تَكْوَلِ
 أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيٍّ وَالْأَوَّلِينَ الرَّاشِدِينَ
 مِنْ مَسَدٍ فَذَلِكَ كَيْتُ أَتَوَى مَنْ لَمْ أَرَهُ
 وَمَنْ لَمْ أَعْرِضْ لَهُ وَذَهَبَ مُضَا جَنْبِ
 فَأَوْحَى اللَّهُ تَعَالَى أَنْ الْيَقِيَنَّ يُوسُفَ
 وَلَا تَوْهَمِينَ لَهُ عَظَمًا فَذَكَرَ فِي
 بَطْنِ أَرْبَعِينَ صَبَاً يَلُوفُ مَعِي
 الْبَحْرَ فِي ظَنَمِهِ ذَلَامٌ يُدْهِمُ كَالِ
 إِلَهٍ أَنْذَرَ سُبْرَانِكَ إِيَّاهُ كَلَّمَكَ مِنْ

الْقَالَ بَيْنَ وَتَدَقَّعْتُ وَلَا يَتَّ عَلِيَّ
ابْنِ الْحَبِّ مَكَالِبٍ وَالْأَكْبَدَةُ الرَّاشِدِينَ
مِنْ قَوْلِهِمْ فَذَنَّا أَنْ أَمَرَ بِوَلَايَتِكُمْ
أَمْرِي رَجِي وَتَشَدَّقْ عَلَيَّ سَاحِلِ
الْبَحْرِ فَذَنَّا زَيْنُ الْعَابِدِينَ أَرْجَعِي
أَتَيْتَهَا الْحَرَّةُ إِلَى ذِكْرِكَ فَرَجَعَ الْحَوْتُ
وَاسْتَرَى الْمَاءُ

الوارثہما ۸ مطبوعہ ایران طبع قدیم۔

بحث تعداد حروف اسم اعظم

ترجمہ:-

الوحمزہ الہامی نے کہا۔ کہ ایک دفعہ عبداللہ بن عمر، امام زین العابدین کے پاس تشریف لائے۔ اور کہا۔ اے ابی الحسین! تم یہ کہتے ہو۔ کہ حضرت یونسؑ جبرائیلؑ کے عذاب میں اس لیے مبتلا کیے گئے۔ کہ انہیں تمہارے دادا حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ولایت پیش کی گئی۔ تو انہوں نے توفیق کیا۔ (کیا یہ درست ہے؟) امام زین العابدین نے فرمایا۔ تمہاری ماں تمہیں گھر پائے۔ یہ بات حق ہے۔ اس پر ابی عمر نے کہا۔ آپ مجھے اس بارے میں کوئی نشانی دکھلائیں۔ امام زین العابدین نے کہلا کر میری اور اپنی آنکھیں پٹی سے باندھ کر جب باندھ دیں ایک ساعت کے بعد فرمایا۔ کھول دو۔ جب کھولا۔ تو دیکھا۔ کہ ہم تو ٹھٹھیں ماستے دیدار (سمندر) کے کنارے کھڑے ہیں۔ ابی عمر نے کہا۔ ابھی! میرا غم آپ کی گردن پر ہے۔ یہ کلمہ اپنے دل میں کہا۔ پھر امام زین العابدین

نے مچھلی کو بٹلایا تو فوراً ایک مچھلی نے چانی میرے سپہاڑ کی طرح سبز نکالا۔ اور کہنے لگی اے اللہ کے ولی! میں آگئی ہوں میں حاضر ہوں اما میں نہیں العابدین نے کہا۔ تو کون ہے۔ کہنے لگی وہی مچھلی ہوں جس نے یونس کو نگلایا آدم سے لے کر تمام انبیاء کرام حتیٰ کہ آپ کے جد امجد حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ آیا۔ ان تمام پر اللہ تعالیٰ نے تم اہل بیت کی ولایت پیش کی جس نے وہ قبول کر لی۔ سلامتی میں رہا۔ اور جس نے اس کے قبول کر۔ نیے جس توقف کیا۔ تو اُسے مصائب کا سامنا کرنا پڑا۔ حضرت آدم علیہ السلام کو پریشانی، نوح علیہ السلام کو ڈوبنے کا خطرہ، ابراہیم علیہ السلام کو زار و زور سے واسطیہ یوسف علیہ السلام کو اندھے کنوئیں میں گرتا، ایوب علیہ السلام کو تکالیف کا سامنا۔ داؤد علیہ السلام کو غلطی اور گناہ سے واسطیہ پڑتا۔ یہاں تک کہ یونس علیہ السلام کی طرف اللہ نے وحی کی کہ امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ولایت اور ائمہ راشدین جواں کی پشت سے اُسے داسے ہیں۔ ان کی ولایت کا اقرار کرو۔ تو انہوں نے کہا۔ یا اللہ! میں نے جسے دیکھا نہیں۔ جسے جانتا نہیں اس سے کیسے دوستی کروں۔ غصہ ہو کر چل پڑے۔

اللہ تعالیٰ نے مجھے مچھلی کو کہا کہ یونس کو نگل جا۔ لیکن اس کی ٹہیاں نہ ٹوٹنے پائیں۔ میں نے نگل لیا۔ وہ پچیس دن میرے پیٹ میں رہے۔ میں انہیں تین اندھیروں میں مختلف سمندروں میں بیٹھے پھرتی رہا۔ وہ لا الہ الا انت بسم اللہ انی کنت من الظالمین، پڑھتا رہتا رہتا۔ اور جب یہ کہا کہ میں نے حضرت علی اور ائمہ راشدین کی ولایت کو قبول کیا۔ تو اللہ نے مجھے حکم دیا۔ اے نگل دور میں۔ نہ سمندر کے کنوئیں سے آگلی رہا

اس کے بعد امام زین العابدین نے اس مچلی کو چلے جانے کا حکم دیا۔ مچلی پانی میں چلی گئی۔ اور پانی برابر ہو گیا۔ انتہی۔

یعنی ان تمام انبیاء کرام کو جو مصائب و رنجیں آئے۔ ان کا ایک ہی سبب تھا۔ کہ انہوں نے ولایت علی اور ولایت آل علی کیے۔ انہی میں توقف کیا۔ جب مصیبت پڑی۔ تو پھر اس کا اقرار کر کے رہائی حاصل کی۔ ورنہ ان کا توقف ناقابل معافی برسم تھا۔ جس کی سزا میں تخفیف بھی نہیں ہو سکتی تھی۔

گستاخی نمبر ۱۵۱۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ تمام انبیاء کرام سے افضل ہیں

انوار نعمانیہ۔

التَّائِيْعُ مَا أُوْرَدَهُ الصُّدُوْقُ نَقْلًا عَرَبِيًّا
جَمَاعَةُ ثِقَاتٍ قَالَتْ لَمَّا أُوْرَدَتْ حُسْرَةُ
بِنْتُ حَلِيْمَةَ السَّعْدِيَّةِ عَمَلُوا الْحَجَّاجَ
بْنَ يُوْسُفَ الثَّقَفِيَّ وَجَلَسَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ
لَهَا أَنْتِ حُرَّةٌ بِنْتُ حَلِيْمَةَ هَذَا قَوْلُكَ عِنْدَكَ
إِنَّكَ تَمَثِّلِينَ عَلِيًّا عَمَلًا أَيْ بَرٍّ وَعُمَرَ وَ
عُثْمَانَ قَالَتْ لَعَنَ كَذِبَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ
فَضْلَتَهُ عَلَيَّ هُوَ لَا يَخَاصُّهُ قَالَ وَعَلَى
مَنْ غَيْرُهُ هُوَ لَا يَخَاصُّهُ قَالَتْ أَفَعَدَّ لَهُ عَلِيٌّ أَدْمُومُنْجَ

وَلَمَّا وَابَّرَ اِهْيَئِزْ مُوسَى وَكَادُودَ وَسَلِيمَانَ
وَسَيِّدَ بَنِي اِسْرَئِيلَ فَذَكَرَ لَهَا رَيْدَكَ اَقْوَمَ
لَكَ اِنَّكَ تَذِيحُ لَمَنْ عَالِي السَّحَابِ وَتَزِيدُ
عَلَيْهِمْ سَعِيَةً مِّنَ الْاَنْبِيَاءِ مِنْ اُولَى الْعِزِّ
فَاِنْ لَّا يَرْتَمَتِ بَنِيَانِ مَا قُلْتَ وَ اَلَا
هَازِيَةً خُذْلَكَ وَقَالَتْ مَا اَنَا فَتَعْلَمُ عَلَى
هَازِلَاءِ الْاَنْبِيَاءِ بِدَلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَرَّ فَتَعْلَمُ
فِي الْقُرْآنِ الْعَلِيِّ عَلَيْهِمْ قَوْلُهُ فِي حَقِّ اَدَمَ
فَعَسَى اَدَمَ رَبُّكَ فَذَرَى وَقَالَ فِي سَقِّ عَيْنِ
وَكَانَ سَعِيَهُمْ مَّشْكُورًا فَقَالَ احْسَنْتِ يَا
حُرَّةٌ فِيمَ تُفْتِيلِينَ عَلَيَّ نَزَّجَ وَ لَوْ اِذَا قَالَتْ
اللَّهُ تَعَالَى فَتَعْلَمُ عَلَيْهِمْ بَشَرَهُ صَرَبَ اللَّهُ
مَثَلًا لِلْبَازِينَ كَفَرُوا اِمْرَاةً نُّوحَ وَ اِمْرَاةً لُّوْلُ
كَانَتْ تَحْتَ عِبَادِيْنَ حَرِّ لَحِيْنٍ وَتَحْتَ مَتَاهُنَا
وَعَلَى بَنِي اِيْمَ لَ اَبِ كَوْنٍ مِّنْكَ تَحْتَ سِدْرَةِ
الْمَدْنَى وَ ذَرِيَّتِهِ بَشَرَهُ وَ سَمَاءُ قَابِلَةُ الرِّمَاءِ
الَّتِي رَمَتْهُ اللَّهُ عَنْهَا لِرَبِّهِ وَ يَسْخَطُ
يَسْخَطُهَا فَذَكَرَ احْسَنْتِ يَا حُرَّةٌ فِيمَ
تَذِيحِينَ عَلَيَّ اَيُّ الْاَنْبِيَاءِ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيلِ
اللَّهُ فَتَعْلَمُ اَذْكُرْ وَ سَرُّهُ وَضَلَهُ يَسْرُلِهِ قَالَ
اِبْرَاهِيْمُ رَبِّ اَرِنِي كَيْفَ تُحْيِي الْمَوْتَى قَالَ اَوَلَمْ

ذُرِّعَ مِنْ قُلِّ بَلَى رَلَّ بَرٍّ لِيَقْلَعَ مِنْ قَلْبِي رَاْمِيْرُ
 الْمَرْمِيْنِ قَالَ قَوْلًا لَمْ يَخْتَلِفْ فِيهِ أَحَدٌ
 مِنَ الْمَسِيْمِيْنَ لَوْ كَشِفَتِ الْغَطَاءُ مَا زِدْتُ
 يَتِيْبًا وَهَازِيْهِ كَدِمَتْهُ لَمْ يَقْلَمَهَا قَبْلُ وَلَا
 بَعْدُ أَحَدٌ قَالَ أَحَسَنْتِ يَا حُرَّةُ فَبِمَ تَفْضِيْلِيْ
 عَلَى مَوْسَى نَجِيٍّ اللهُ قَالَتْ يَقْرُلُ اللهُ
 عَزَّ وَجَلَّ وَخَرَجَ مِنْهَا خَائِضًا يَتَرَقَّبُ
 قَالَ رَبِّ نَجِّنِي مِنَ الْعَوْمِ الْفُلِيْمِيْنَ
 وَعَيْلَتِيْ بَنِي أَبِي طَالِبٍ بَاتَ عَلَى فِرَاشِ
 رَسُولِ اللهِ لَمْ يَخَفْ حَتَّى أَنْزَلَ اللهُ
 تَعَالَى فِي حَقِّهِ وَ مِنْ النَّاسِ مَنْ يَشْرِي
 نَفْسَهُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللهِ قَالَ أَحَسَنْتِ
 يَا حُرَّةُ -

(انوار نعمانیہ صفحہ ۹۹ طبع ایران قدیم دور)

بحث استنباط حرۃ عند الحجاج علی تفصیل

علی علیہ السلام

ترجمہ:-

شیخ صدوق نے ایک ثقہ جماعت سے نقل کیا ہے۔ کہ جب ”حرۃ“
 بنت عیلمہ سعیدہ، حجاج بن یوسف ثقفی کے پاس آئی۔ اور اگر سامنے
 بیٹھ گئی۔ تو حجاج نے پوچھا۔ تو وہی حرۃ ہے۔ جو حضرت علی رضی اللہ عنہ
 کو ابو بکر، عمر اور عثمان پر فضیلت دیتی ہے؟ کہنے لگی۔ جن لوگوں نے

میرے بارے میں صرف ان تین پر فضیلت دینے کا کہا۔ انہوں نے
 بھوٹ بولا۔ حجاج نے پوچھا۔ تو ان کے علاوہ دوسروں پر بھی تو فضیلت
 دیتی ہے۔؟ کہنے لگی۔ میں حضرت علی کو آدم، نوح، لوط، ابراہیم، موسیٰ
 داؤد، سلیمان اور عیسیٰ بن مریم پر بھی فضیلت دیتی ہوں۔ حجاج نے کہا
 تو تباہ ہو جائے۔ میں تجھ سے یہ پوچھنا چاہتا تھا۔ کہ کیا تو واقعی حضرت علی
 کو صحابہ سے افضل سمجھتی ہے۔ لیکن تو نے تو حد کر دی۔ کرات، الالعزم
 اہیاء کے نام لے کر ان سے بھی فضیلت میں انہیں بڑھا دیا۔ جو کچھ تو نے
 کہا۔ اس کی دلیل پیش کرنا پڑے گی۔ ورنہ گردی اڑا دوں گا۔ کہنے لگی۔ میں
 نے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ان پر فضیلت نہیں دی۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے
 قرآن پاک میں اس فضیلت کا ذکر فرمایا۔ آپ دیکھتے نہیں۔ قرآن میں حضرت
 آدم علیہ السلام کے متعلق دو وعظی اذ ہم ربہ قعواۓ آیا ہے۔
 یعنی آدم نے اپنے رب کے حکم کے خلاف کیا۔ اور ناکام رہے
 لیکن حضرت علیؑ کے متعلق ارشاد ہے وَوَكَانَ سَعِيْدًا مَّشْكُوْمًا
 ان کی محنت بار آور ہوئی۔ اور ان کی محنت مشکور ہے۔ حجاج نے
 کہا۔

اے عورت! کیا خوب کہہ پھر پوچھا۔ ان کو حضرت نوح و لوط
 پر فضیلت کس بنا پر دیتی ہے۔؟ کہنے لگی۔ اللہ نے فرمایا۔
 فَسَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا لِلَّذِينَ كَفَرُوا أَمْرًا نُّوحًا قَامًا
 تَوَطَّيْعًا

اللہ نے کفار کے لیے حضرت نوح و لوط کی بیویوں کی مثال
 بیان کی۔ کہ یہ دونوں بہترین نیک بندوں کے عقد میں تھیں۔ لیکن

اپنے اپنے خاوند سدا و نونوں نے خیانت کی۔ اور حضرت علی کے پاس
میں ہے۔ کہ آپ عرش کے نیچے حکومت کرنا۔ یہ ہیں۔ اور آپ
کی بیوی خاتون جنت بنت رسول جناب فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا ہیں
یہ وہ بیوی ہیں۔ کہ جن کی رضا مندی سے خدا راضی اور جن کی ناراضگی سے خدا
ناراض ہوتا ہے۔ حجاج نے کہا۔ اے حورہ: تو نے کیا خوب کہا۔ ابود جلال۔ کہ انبیاء کرام کے
والد گرامی حضرت ابراہیم علیہ السلام پر کیسے فضیلت دیتی ہے کہنے لگی حضرت ابراہیم ؑ کے بارے
میں ہے۔ ”إِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّ ارْحَنِي كَيْفَ تَحْيِي الْمَوْتَى“
جب ابراہیم علیہ السلام نے عرض کی۔ اے اللہ! مجھے دکھلا۔ کہ تو مردے
کس طرح زندہ کرے گا۔؟ فرمایا۔ کیا تیرا اس پر ایمان نہیں۔ عرض کی۔ ہے۔
لیکن اطمینان قلب کی خاطر یہ سوال کیا ہے۔ اور حضرت علی مرتضیٰ نے
ایسی بات کہی۔ جس میں کسی مسلمان نے اختلاف نہ کیا۔ وہ یہ بات ہے۔
کہ اللہ تعالیٰ کی ذات کو دیکھنے کے لیے جو آنکھوں پر پردے ہیں۔ اگر
ان کو ہٹا دیا جائے۔ اور اللہ کا دیدار بلا حجاب آنکھیں کر لیں۔ تو بھی میرے
پہلے یقین میں کوئی زیادتی نہ ہوگی۔ یہ درگاہ ہے۔ جو نہ اس سے قبل کسی
نے کہا۔ اور نہ بعد میں کسی کو کہنے کی ہمت ہوگی۔ حجاج نے پھر تمہیں کی
اور پوچھا کہ حضرت موسیٰ پر فضیلت کیوں دیتی ہے۔ کہنے لگی اللہ نے
حضرت موسیٰ کے متعلق فرمایا۔ ”فَخَرَجَ مِنْهَا خَائِفًا يَتَرَقَّبُ“، یعنی موسیٰ
اس شہر سے خوف زدہ ہو کر نکلے۔ اور امید لگا۔ کہ ہوئے۔ مجھے عرض
کی۔ اے میرے رب! مجھے ظالم قوم سے نجات دیجئے۔ اور حضرت
علی کی یہ شان ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بستر پر شب بھر
سوئے۔ اور کوئی خوف نہ کھایا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے

ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی: وَدَّعَيْنَا النَّاسَ مَنَ يَشْرِي الْفَخْرَ
یعنی کچھ لوگ وہ ہیں جو رخصت و خد کو بی بی کے لیے اسے آپ کو جمع ڈالنے
ہیں۔ حجاج نے کہا: اسے حضرت نے تو نے کیا خوب سند لایا

دالوار نعمانیہ، کی مذکورہ عبارت مستند بنامو ثابت ہوئے

۱۔ ائمہ اہل بیت ایسی ولایت پر بطور حجت و دلیل جس جانور کو جاہیں پیش کر سکتے
ہیں۔ جیسا کہ امام زکریا العابدین نے عید الشہدہ کی عمر کی تسلی کی خاطر ضراروں پر اس
پہلے کی مچلی کو گویا کرایا۔ اور اس سے یہ ثابت کر لیا کہ اس نے حضرت یونس
علیہ السلام کو صرف اس لیے نکلوا تھا۔ کہ وہ درودِ ربّ علی ہے۔ کہ بار بار یہ میں
توقف میں تھے۔

۲۔ حضرت آدم کا جنت سے خروج، نوح کا مبتلائے طوفان ہونا۔ ابراہیم
کا تارِ فردوس سے واسطہ پڑنا۔ یوسف کا اندھے کنوئیں میں ڈالا جانا، ابوبکر کا
مرفوعہ شہید میں گرفتار ہونا، داؤد کا گناہ میں پڑنا اور یونس کا علیہم السلام مچلی کے
پیٹ میں جانا یہ سب سزا کی ان اہمیاں کرام کو (معاذ اللہ) اس لیے دی گئیں۔
کہ انہوں نے ولایت علیؑ کو قبول کرنے میں توقف کیا تھا۔ اور جب اسے
نہیں کر لیا۔ تو سب سختیاں معات ہو گئیں۔

۳۔ علیہ السلام پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کی فضیلت اس وجہ سے ہے۔ کہ آدم
نافرمان تھے۔ اور علیؑ کی کوشش شکور تھی۔ حضرت نوح و موسیٰ علیہما السلام پر ان کی
فضیلت اس بنا پر ہے کہ ان دونوں پیغمبروں کی بیویاں کا قرہ تھیں۔ اور علیؑ کی
زوجہ فاطمہ بنت رسول تھیں۔

ابراہیم علیہ السلام پر فضیلت اس لیے کہ وہ اطمینان قلب کے متلاشی تھے۔

اور علی کو یہ مقام حاصل ہو چکا تھا۔

موسلی علیہ السلام پر فضیلت اس بنا پر کہ وہ فرعون سے ڈر کر شہر چھوڑ گئے۔ لیکن علیؑ مخالفین کے درمیان بے خوف و خطر بستر رسول پر سوئے رہے۔

ان گستاخوں کے بارے میں گزارشات

ہم پہلے مرغی کرچے ہیں۔ کہ شیعوں لوگوں کے نزدیک نبوت و رسالت بھی حضرت علیؑ رضی اللہ عنہ کی ولایت سے الگ ہے۔ ہون منسب ہے۔ جس سے "ولایت علی" کا انکار کر لیا۔ وہ بغیر کسی تکلف و ابتلا کے پیغمبر بن گیا۔ اور جس نے اس بارے میں توقف کیا وہ آزمائشوں میں ڈال دیا گیا۔

”و استغفر الله هذا بهتان عظیم“

امام جعفر صادقؑ نے اسی لیے یہ بات پہلے سے ہی روک کر دی ہے۔ کہ جو شخص بڑھا چڑھا کر ہمیں انبیاء زمام کی صف میں شامل کرے۔ اس پر تہدائی لعنت۔ اور جو اس میں شک کرے وہ بھی لعنتی۔ خود ہی بیت کے ایک امام اپنے بانی امیر کربلاؑ کی ترجمانی میں یہ کہیں۔ اور اُن کے نام نہاد "محب" "انہیں زیر پرستے ہی زیر"۔ انبیاء کی صف میں شامل کرنا تو ان کے نزدیک "توہین علی" ہے۔ بلکہ یہ تو شائبہ کرتے ہیں۔ کہ سب نبی "ولایت علی" کے طفیل ہیں۔

اور علی کا منصب وہ امام ان سب سے اونچا ہے۔

یلا بری کا نور تو موجب لعنت اور بڑائی کا قول ہیں ایمان

اَفَلَا يَتَذَكَّرُونَ الْقُرْآنَ اَمْ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ اَفْئَالٌ

اہل علم پر یہ بات کوئی دھمکی چھی نہیں۔ کہ جن بات کو "لعنت الا جز" ہے